www.emarsiya.com

مرثیہ۔۲

الزہرا صلوات اللہ علیہا

ہاں اے قلم نگارشِ مدحِ بتولؑ ہے
محنت سے کر رقم کہ رقم سب وصول ہے
مقبول ہو تو اجرِ رسالت قبول ہے
ایک ایک حرف باغِ مودّت کا پھول ہے
اس پھول سے ریاضِ ولا کی بہار ہے
(۱) ہر پنکھڑی پہ فکر کی جنت نثار ہے

اے باغبانِ خلدِ تخیّل، مری بھی سُن
ہے آج نذرِ بنتِ پیمبرؐ کی مجھ کو دُھن
ہیں نخل بندِ ''کُن'' کی زباں پر بھی جن کے گُن
تو بھی انہیں کے واسطے دو چار پھول چن
حوریں پکار اُٹھیں، یہ ہیں زہراؑ پسند پھول
(۲) دامن میں ڈال دے مرے مالی وہ چند پھول

www.emarsiya.com

گلدستۂ ثنا میں سجادے وہ آج پھول
تقدیس کی فضا میں تقدس مزاج پھول
لیں گلشنِ بہشت سے اپنا خراج پھول
بن جائیں فرقِ گلشنِ مدحت کا تاج پھول
(۳) اُٹھ اُٹھ کے جن کو اہلِ زمیں دیکھنے لگیں
جھک جھک کے جن کو عرش نشیں دیکھنے لگیں

عصمت کے پھول، طاعت و صبر و رضا کے پھول
ایثار و اعتماد و خلوص و وفا کے پھول
دستِ عطا میں کھلتے ہوئے ہل اتیٰ کے پھول
قرآں صفت مہکتے ہوئے اِنّما کے پھول
(۴) رشتہ نہیں انہیں کوئی دنیائے زشت سے
آئے ہیں مثلِ وحی اُتر کر بہشت سے

پھولوں میں پھول گلشنِ دینِ خدا کے پھول
کرتی ہے جن پہ فکر نچھاور ثنا کے پھول
ان میں بھی منتخب چمنِ مصطفیٰؐ کے پھول
خود جن کو چن لیا ہے خدا نے بنا کے پھول
(۵) ایک ایک ان میں وہ گلِ یکتا کہیں جسے
ان میں بھی انتخاب کہ زہراؑ کہیں جسے

www.emarsiya.com

میری زباں پہ نامِ خدا آگیا وہ نام
جس پر درود بھیجیں فرشتے، خدا سلام
وہ جس کا چشمِ فکر پہ لازم ہے احترام
رویت کا ذکر کیا کہ تصور بھی ہے حرام

(۶)
مخفی ارادۂ دلِ آگاہ کی طرح
پنہاں نگاہِ غیر سے اللہ کی طرح

پردے میں جو ہے اس کی ثنا کیا کرے کوئی
پردے بھی وہ جو پانچ طرح کے خفی، جلی
تطہیر کا لباس تو چادر جلال کی
عصمت نقاب، برقعۂ نورِ محمدی

(۷)
قرآن فرقِ پاک پہ سایہ کئے ہوئے
مل جل کے سب یہ آپؑ کا پردہ کئے ہوئے

اتنے ہیں جب حجاب تو کیونکر ثنا کروں
رویت کا وہم بھی جو کروں تو خطا کروں
مولا سوائے آپ کے کس سے دعا کروں
دل مضطرب ہے فکر پریشاں ہے کیا کروں

(۸)
حاجت روائے خلق تمھاری دہائی ہے
مشکل کشاؑ یہی دمِ مشکل کشائی ہے

www.emarsiya.com

اے قلبِ مضطرب یہ مہم کیسے سر کروں
اے فکر، ایسی راہ میں کیونکر سفر کروں
اے نطق، کیسے اپنی زباں آج تر کروں
اے کلک، نقطہ نقطہ کو کیونکر گہر کروں

(۹)
حیراں تھا میں کہ غیب سے امداد آگئی
اس وقت مجھ کو نادِ علیؑ یاد آگئی

حیَّ علیٰ کہ وقت عبادت کا آگیا
موقع مرے نصیب سے مدحت کا آگیا
اے دل مقام جوشِ عقیدت کا آگیا
ہاں اے زبان وقت طہارت کا آگیا

(۱۰)
آؤ کہ پہلے چاکِ عقیدت رفو کریں
آؤ کہ پہلے اشکِ وِلا سے وضو کریں

لے کر خدا کا نام اُٹھائیں پھر اِک قدم
نامِ بتولِ پاک ہو قرطاس پر رقم
یہ نام لکھتے وقت ہو کچھ اس طرح سے خم
سجدے سے سر اُٹھا نہ سکے پھر کبھی قلم

(۱۱)
لوح و قلم کو جوش میں اِک ساتھ چوم لیں
خوش ہو کے جبرئیل مرے ہاتھ چوم لیں

www.emarsiya.com

صلِّ علیٰ کہ مدح کا عنواں ہیں فاطمہؑ
مدّاح کی نجات کا ساماں ہیں فاطمہؑ
انجیل میں بھی مریمِ دوراں ہیں فاطمہؑ
توریت ہیں، زبور ہیں، قرآں ہیں، فاطمہؑ

(۱۲) لفظ و بیاں کو معرفت ان کی ذرا نہیں
حد ہے فضیلتوں کی کوئی انتہا نہیں
سرنامۂ کتابِ طہارت ہیں فاطمہؑ
قرآن ہیں رسولؐ تو آیت ہیں فاطمہؑ
نسواں میں اہلِ کارِ رسالت ہیں فاطمہؑ
اس باب میں نبیؐ کی ضرورت ہیں فاطمہؑ

(۱۳) کارِ رسولؐ پردہ نشینوں میں کیا ہوا
یہ آگئیں تو فرضِ رسالت ادا ہوا
دنیا میں اعتبارِ شرافت ہیں فاطمہؑ
عقبیٰ میں آفتابِ شفاعت ہیں فاطمہؑ
اسلام والو، کس کی امانت ہیں فاطمہؑ
کس کے حسب نسب کی ضمانت ہیں فاطمہؑ

(۱۴) تعظیم دو سبھی کو مگر دیکھ بھال کے
رکھو رسولِؐ حق کی امانت سنبھال کے

فہمِ بشر سے ارفع و اعلیٰ ہیں فاطمہؑ
قرآن جس کا حل ہے وہ عقدا ہیں فاطمہؑ
القاب کچھ بتائیں گے کیا کیا ہیں فاطمہؑ
مرضیہؑ و رضیہؑ و زہراؑ ہیں فاطمہؑ

(۱۵)
اِک ایک نام آپ کی عظمت کا راز ہے
ایک اِک لقب قصیدہؑ مدحت طراز ہے

زہراؑ کتابِ صبر کی سورۃ کا نام ہے
زہراؑ تمام درد کی دولت کا نام ہے
زہراؑ شریکِ کارِ رسالت کا نام ہے
زہراؑ مباہلہ کی صداقت کا نام ہے

(۱۶)
کوثر نے جن کی گود سے تفسیر پائی ہے
جن کی ردا میں آیتِ تطہیر آئی ہے

جو صدرِ بزمِ اہلِ کساء ہو، وہ فاطمہؑ
قرآن کی فضا میں پلی جو، وہ فاطمہؑ
تعظیم دیں رسولؐ بھی جس کو، وہ فاطمہؑ
جس کے پسر امامؑ ہوں دو دو، وہ فاطمہؑ

(۱۷)
خیرالبشرؐ پدر تو یہ خیرالنساؑ ہوئیں
تب مرکزِ تعارفِ اہلِ کساء ہوئیں

ہو کر نبیؐ جو باپ نے تعظیم ان کو دی
اس میں رموز ہوں گے بہت سے خفی جلی
عزت بھی اس سے عالمِ نسواں کی بڑھ گئی
اور منزلت بھی آپ کی کچھ اس طرح کی تھی
تعظیم کو جو اس کی نہ اُٹھیں تو کیا کریں
(۱۸) جس کو رسولؐ اُمِ ابیھاؑ کہا کریں

دنیا میں آئیں جب تو یہ تحفہ نیا ملا
لحنِ محمدیؐ میں اذاں کا مزا ملا
آغوشِ تربیت سے خدا کا پتا ملا
جھولے کا پینگ منزلِ عرفاں سے جا ملا
جو بات کی مفسرِ آیات ہوگئی
(۱۹) تسبیح ان کی جزوِ عبادات ہوگئی

ارثِ خلیلؑ میں دلِ حق آشنا ملا
شوقِ سجود و جذبۂ عشقِ خدا ملا
مادر سے حُسنِ سیرت و حُسنِ وفا ملا
ذوقِ سخا، سلیقۂ صبر و رضا ملا
حق کے نبیؐ سے عظمتِ کردار مل گئی
(۲۰) شیرِ خدا سے جراتِ گفتار مل گئی

خسر اِن کا وہ جو مصدرِ ایمانِ کُل ہوا
ماں وہ کہ رشکِ مریمؑ و سارہؑ و آسیہؑ
خود ان کی بیٹیاں دُرِ شہوارِ ہل اتیٰ
بیٹے ہیں ایسے جن سے چلی نسلِ مصطفےؐ

(۲۱)
ایسا پدر کہ تاجِ سرِ انبیاءؑ کہیں
سرتاج وہ کہ جس کو نصیری خدا کہیں

سارہؑ کا مرتبہ ہے بہت ارفع و جلیل
ہیں اِک نبیؑ کی ماں تو ہیں بے مثل و بے مثیل
مریمؑ کا اوج نسبتِ عیسیٰؑ سے بے عدیل
لیکن بتولؑ اپنے فضائل کی خود دلیل

(۲۲)
ایسے شرف کہ مریمؑ و سارہؑ کہاں ہوئیں
اِک دو نہیں، یہ گیارہ اماموںؑ کی ماں ہوئیں

فاران ان کے اوجِ فضیلت کا نام ہے
رضوان خادمِ درِ دولت کا نام ہے
اسلام ان کی سیرت و عظمت کا نام ہے
ایمان فاطمہؑ سے مودّت کا نام ہے

(۲۳)
اس منزلت کو سوچیے کتنی عظیم ہے
ان کی مودّت اجرِ رسولِؐ کریم ہے

زہراؑ بھی ہیں، بتولؑ بھی، گل بھی چمن بھی ہیں
خوش ہوں تو باعثِ کرمِ ذوالمنن بھی ہیں
ناخوش ہوں تو جبینِ نبیؐ کی شکن بھی ہیں
زوجہ ہیں بُت شکن کی تو خود بُت شکن بھی ہیں

(۲۴)
تھے مست وہ یہود جو زر کے خمار سے
بت نخوتوں کے توڑ دیئے انکسار سے

زیور سے زر سے کوئی محبت انہیں نہ تھی
دولت کی اقتدار کی حسرت انہیں نہ تھی
دنیا کے کھیل کود کی فرصت انہیں نہ تھی
ان مشغلوں سے تو کبھی رغبت انہیں نہ تھی

(۲۵)
بی بیؑ کو یا خدا کی عبادت سے کام تھا
یا پھر فروغِ کارِ رسالت سے کام تھا

اوروں کی طرح علم سے نفرت انہیں نہیں
غیر از کتاب اور کی چاہت انہیں نہیں
لیکن معلموں کی ضرورت انہیں نہیں
قرآں کے شرح و بسط کی حاجت انہیں نہیں

(۲۶)
علم اُس کا ان کے نور سے خود اکتساب ہے
قرآن تو حضورؐ کے گھر کی کتاب ہے

www.emarsiya.com

قرآن ان کے مصحفِ مدحت کا نام ہے
قرآن ان پہ حق کی شہادت کا نام ہے
قرآن ان کے علم کی عظمت کا نام ہے
قرآن ان کے گھر کی بلاغت کا نام ہے

(۲۷)
شہرت سنی جو اس درِ علم انتساب کی
اتری انہیں کے گھر میں سواری کتاب کی
زہراؑ کی، اس کتاب میں مدح و ثنا بھی ہے
ان کی فضیلتوں کا یہاں تذکرا بھی ہے
تطہیر کی سند کے لئے اِنّما بھی ہے
وصفِ عطا میں منقبتِ ہل اتیٰ بھی ہے

(۲۸)
جھٹلائے اب بھی کوئی جو قولِ رسولؐ کو
کافی ہے یہ کتاب ثنائے بتولؑ کو
جو کچھ کہا کتاب نے، بس اس کے ماسوا
اپنی طرف سے فاطمہؑ نے کچھ نہیں کہا
جس جس طرح رسولؐ نے کی آپؑ کی ثنا
سچ کر دکھایا قول ہر اِک وہ رسولؐ کا

(۲۹)
گفتار سے کتاب کی توثیق کر گئیں
کردار سے رسولؐ کی تصدیق کر گئیں

www.emarsiya.com

پردہ ہے روئے بنتِ نبیؐ کا حجابِ علم
عصمت کا نور رُخ پہ ہے زیرِ نقابِ علم
بابا ہیں شہرِ علم تو شوہر ہیں بابِ علم
وہ آفتابِ علم ہیں یہ ماہتابِ علم

(۳۰) دونوں کے نورِ علم سے یوں فیضیاب ہیں
بچے کتابِ علم یہ اُم الکتاب ہیں

محنت پہ ان کی، ہاتھ کے چھالے گواہ ہیں
قسمت پہ ان کی گود کے پالے گواہ ہیں
دولت پہ جنتوں کے قبالے گواہ ہیں
غربت پہ گھر کے دیکھنے والے گواہ ہیں

(۳۱) چادر میں لیفِ خرمہ کے پیوند دیکھئے
فاقے سے سو رہے ہیں وہ دلبند، دیکھئے

کردار ساز صاحبِ کردار فاطمہؑ
میزانِ اصل و نسل کا معیار فاطمہؑ
گھر میں رسولؐ کا لبِ گفتار فاطمہؑ
دربار میں کھنچی ہوئی تلوار فاطمہؑ

(۳۲) کیا ڈر تھا فاطمہؑ کو کسی روک ٹوک پر
دنیا کا اقتدار تھا جوتی کی نوک پر

باغِ فدک جو باغیوں کو دم بدم کھلا
انکار اِک حدیث کے سانچے میں اب ڈھلا
بے تیغ کے جہاد کا آیا جو مرحلا
کاظمی سے نکلی تیغِ زباں پھر تو برملا
(۳۳) غاصب کو سرنگوں سرِ دربار کردیا
باطل کو حق سمجھنے سے انکار کردیا

حق کے دفاع کو جو یہ تیغِ زباں چلی
ڈالی صفِ دلائلِ باطل میں کھلبلی
کاٹ اس کی اب ہوئی جو دو عالم پہ منجلی
چلائے صور رکھ کے سرافیل "یاعلیؑ"
(۳۴) لرزے جہول تیغِ فصاحت نشان سے
آنے لگی صدائے درود آسمان سے

اللہ رے شانِ خطبۂ بنتِ رسولؐ حق
حرفوں کے دائرے تھے کہ پھولوں کے تھے طبق
نقطے تھے نکتہ بینوں کو قرآن کے ورق
مضموں کے آفتاب میں پھولی ہوئی شفق
(۳۵) خطبہ سنا تو آیۂ حق یاد آگئے
بھولے بھلائے سارے سبق یاد آگئے

سرنامہ کلام بنی حمدِ کبریا
پھر اس کے بعد زینتِ لب نعتِ مصطفٰےؐ
اور پھر اسی کے ذیل میں توصیفِ مرتضےٰؑ
اور پھر حقوقِ آلِ محمدؐ کا تذکرا

(۳۶)
حق پر سند حدیثِ رسالت پناہ سے
دعوے پہ ہر دلیل کتاب الٰہ سے

پہلے پہل وہ گھر سے نکلنا بتولؑ کا
ٹوٹا ہوا وہ دل، وہ مصیبت کا سامنا
وہ سوزِ غم، وہ درد میں ڈوبی ہوئی صدا
لہجے کا وہ گداز، خطابت کی وہ ادا

(۳۷)
سن کر خطاب بنتِؑ رسالتمآبؐ کا
رقت سے حال غیر ہوا شیخ و شاب کا

آنسو بہا رہے تھے صحابہ تو سر بسر
لیکن ہوا نہ اہلِ حکومت پہ کچھ اثر
صدیقہؑ نبیؐ تھی بہر طور معتبر
شاہد تھے عادلین، محمدؐ کے دو پسر

(۳۸)
جن کی صداقتوں پہ رسالت گواہ ہے
اور پھر مباہلے کی بھی آیت گواہ ہے

بڑھ بڑھ کے بولتے تھے جو حجت کے درمیاں
ہر اِک دلیل کاٹ گئی ان کی بھی زباں
بنتِ نبیؐ نے، تھیں جو محمدؐ کی ترجماں
رکھ دیں اڑا کے شوکتِ باطل کی دھجیاں

(۳۹) لفظوں میں آگ بھر کے دلِ بیقرار کی
فقروں کو آب دی برشِ ذوالفقار کی

دعویٰ فقط تھا جرأتِ اظہار کا سبق
باطل کو حق سمجھنے سے انکار کا سبق
قدرت کی حد میں ظلم سے پیکار کا سبق
توقیرِ نفس و عظمتِ کردار کا سبق

(۴۰) زہراؑ کو کب غرض تھی کسی باغ واغ سے
دراصل اِک چراغ مقابل تھا داغ سے

دستِ طلب دراز کریں، اور فاطمہؑ!
مالک ہیں دو جہاں کی بہر طور فاطمہؑ
اِک باغ پر کریں گی بھلا غور فاطمہؑ
جنت منگالیں چاہیں تو فی الفور فاطمہؑ

(۴۱) غلماں کو جن کے گھر کی غلامی پہ ناز ہے
حوروں کو جن کے در کی سلامی پہ ناز ہے

وہ جس کے نونہال کا جھولا ملک جھلائے
رضوان جس کے قول پہ خلعت جناں سے لائے
خدمت کو جس کی عرش سے خود جبرئیلؑ آئے
جس کو سلام کر کے نبیؐ عظمتیں بڑھائے
(۴۲) اس کے شرف سے عظمتِ نسواں عیاں ہوئی
اس کے قدم تلے کی زمیں آسماں ہوئی

آغوش تھی کہ مدرسۂ علم و آگہی
تعلیم و تربیت تھی کہ اِک رازِ حق رہی
لوری بھی دی تو حمدِ خدا و رسولؐ کی
بچوں کو یوں سکھادیئے آدابِ زندگی
(۴۳) کلثومؑ کو جو نازِ جد و اَب بنادیا
زینبؑ کو اپنی شان کی زینبؑ بنادیا

پیہم جو تھا ہوائے مخالف کا سامنا
بیٹوں کی تربیت کا تھا انداز دوسرا
دیتی رہیں سبق اسی بنیاد پہ سدا
غیرت، اصول، عظمتِ حق، دینِ مصطفےٰؐ
(۴۴) ثابت کریں یہ آنکھوں کے تارے بتولؑ کے
عزت کی موت مرتے ہیں پیارے رسولؐ کے

پالا حسنؑ کو صلح کی گودی میں سر بسر
خلقِ حسنؑ کا جامہ پنہایا بکروفر
صلحِ حدیبیہ کی فضیلت نکھار کر
دہرائی جہدِ امن کی تاریخِ معتبر
تصویرِ فطرتِ پدرِ صلح کیش کی
(۴۵) بیٹے کے سامنے بڑی چاہت سے پیش کی

خُلق ان کا اعتبار کی سرحد بنادیا
ابرو کے خم کو آبرو کا مد بنادیا
حلم ان کا افتخارِ اب و جد بنادیا
یکسر بڑے پسر کو محمدؐ بنادیا
یہ حلم و خلق لے کے حسنؑ جب بڑے ہوئے
(۴۶) سیلِ ستم کے سامنے جم کر کھڑے ہوئے

مظلوم پر زمانے نے کیا کیا نہ ظلم ڈھائے
صابر نے کیسے صبر سے کتنے ستم اُٹھائے
منبر سے سب و شتم ہو مولا علیؑ پہ ہائے
یہ باپ کا فدائی سنے اور سر جھکائے
اعدا بھی کہہ اُٹھے یہ ملک ہیں بشر نہیں
(۴۷) انساں تو کیا پہاڑ کا بھی یہ جگر نہیں

یہ حلم کا شکوہ کوئی بزدلی نہ تھا
تعلیمِ فاطمہؑ کا تھا ادنیٰ یہ معجزا
صفین اور جمل میں بصد شانِ مرتضیٰؑ
دیکھا تھا سب نے ان کی شجاعت کا ماجرا

(۴۸) فطرت میں باپ سے کہیں بیٹا جدا ہوا
شیرِ خدا کا شیر بھی شیرِ خدا ہوا

صفین میں حسنؑ کی شجاعت کی وہ ادا
خیبر شکن کے دل سے نکلتی تھی واہ وا
تیور وہی علیؑ کے وہی عزم و حوصلا
جیسے حسنؑ کے بھیس میں تھے شاہِ لافتیٰ

(۴۹) بہتوں سے گو کہ آپ نے زور آزمائی کی
خیبر کو ڈھونڈتی رہی طاقت کلائی کی

صفین میں صفوں کی صفائی انہیں نے کی
دشمن کو اس کی جان پرائی انہیں نے کی
جنگِ جمل میں عقدہ کشائی انہیں نے کی
ناقے کے پشت و پا میں جدائی انہیں نے کی

(۵۰) تنہا لئے سپاہ کا دم خم یہی تو ہیں
جنگ جمل کے فاتحِ اعظم یہی تو ہیں

www.emarsiya.com

مثلِ حسنؑ حسینؑ کو دی تربیت، مگر
تھا اس کا اور طور، طریقہ ہی تھا دگر
منزل تھی ایک، بدلی ہوئی تھی رہِ سفر
صبر و جلال دونوں بہم اس میں جلوہ گر
قصے سنا کے خیبر و بدر و حنین کے
(۵۱)
بچپن ہی سے بدل دیئے تیور حسینؑ کے

اللہ رے یہ بانوئے شیرِ خدا کا دل
محشر کو پڑھ چکی تھیں کہ ہے سخت جاں گسل
منظر تھے کربلا کے نگاہوں سے متصل
پھر بھی وفائے عہد کی اِک سعی مستقل
ماں ہو کے شوقِ مرگ میں ڈھالا حسینؑ کو
(۵۲)
خود کربلا کے واسطے پالا حسینؑ کو

انداز تربیت کا رہا عمر بھر یہی
جنگِ نبیؐ کبھی تو کبھی ضربتِ علیؑ
منظر کشی وہ شان سے کی ہر جدال کی
لفظ و بیاں سے جنگ کی تصویر کھینچ دی
زورِ سخن سے وقت کے پردے اٹھا دیئے
(۵۳)
آنکھوں سے حرب و ضرب کے منظر دکھا دیئے

www.emarsiya.com

وہ جنگِ بدر و جنگ احد کے مجاہدے
جنگِ حنین و خندق و خیبر کے معرکے
لا سیف و لافتیٰ کے فضا میں وہ زمزمے
تا چرخ ذوالفقار کے جھنڈے گڑے ہوئے

(۵۴) ہر رن میں ہر مقام پہ حق کے ولی علیؑ
ہر جنگ ہر وغا کی صدائیں علیؑ علیؑ

دیکھو احد میں کفر سے پیکار دین کی
وہ مال و زر پہ ٹوٹ پڑے سارے لالچی
دیکھو وہ فوجِ کفر پلٹ کر پھر آگئی
دیکھو اُدھر پہاڑ پہ بھگدر مچی ہوئی

(۵۵) دیکھو تمھارے نانا کا سب ہاتھ چھوڑ کے
ساتھی جو تھے وہ بھاگ گئے ساتھ چھوڑ کے

دیکھو شہید ہوگئے حمزہؑ جگر فگار
دیکھو جگر چباتی ہے ہندہ ستم شعار
دیکھو علیؑ کو، کرتے ہیں بڑھ بڑھ کے کیسے وار
دیکھو وہ فتحیاب ہوئے شاہِ ذوالفقار

(۵۶) ڈنکا بجا وہ جرأت دلدل سوار کا
حق سے لقب ملا اسدِ کردگار کا

خیبر میں لو وہ تیغِ علیؑ کوند کر چلی
اب جو چلی ہے ناز و ادا سے وہ منچلی
یا بوترابؑ کہہ کے زمیں اِک طرف ٹلی
دوڑے پکار کے ملک الموت، "یا علیؑ"

(۵۷)
فوجوں نے ڈر کے راستے میں سر بچھادیئے
جبرئیلؑ نے زمین پہ شہپر بچھا دیئے

پیہم سنا سنا کے دلیروں کی داستاں
ہے مطمئن حسینؑ کی یہ بے مثال ماں
لو ہوگیا حسینؑ کا ذوقِ عمل جواں
یہ اب یزیدیت کی اُڑادیں گے دھجیاں

(۵۸)
اب ہوں گی سرخرو میں رسولِؐ حنین سے
اب کربلا نہائے گی خونِ حسینؑ سے

اللہ رے صبر بنتِ شہنشاہِ دو جہاں
تحریر کرسکے یہ قلم میں سکت کہاں
عاجز ہیں، پرشکستہ ہیں کیا وہم کیا گماں
حد ہو کوئی تو ہو بھی حدِ صبر کا بیاں

(۵۹)
جس کے دھڑکتے دل کی اِک آواز ہے حسینؑ
اس کے کمالِ صبر کا اعجاز ہے حسینؑ

www.emarsiya.com

اس صابرہؑ پہ آج مصیبت کا وقت ہے
اس قلبِ غم زدہ پہ اِک آفت کا وقت ہے
بنتؑ شہ امم پہ قیامت کا وقت ہے
یعنی رسولِؐ پاک کی رحلت کا وقت ہے
دنیا سے اب ہے کوچ خدا کے رسولؐ کا
(٦٠) اُٹھنے کو ہے جہاں سے سہارا بتولؑ کا

وہ وقت آگیا کہ رسولِؐ فلک مقام
وہ بادشاہِ ارض و سما، رحمتِ تمام
اب ترک کرکے دہر کا یہ عارضی قیام
جاتا ہے بارگاہِ خدا میں بہ احترام
اس پھول کو جو موت نے پامال کردیا
(٦١) اس غم نے فاطمہؑ کا عجب حال کردیا

دل پر جو حدِّ صبر سے بڑھ کر ملال ہے
بنتِؑ رسولؐ فرطِ الم سے نڈھال ہے
فرقت میں مصطفےٰؐ کی یہ زہراؑ کا حال ہے
آنسو ہی زخمِ دل کا فقط اندمال ہے
دن رات منہ کو اشکوں سے دھوتی ہیں فاطمہؑ
(٦٢) بیتاب ہو کے باپؐ کو روتی ہیں فاطمہؑ

اُس وقت کا یہ رنگِ سیاست تو دیکھئے
اربابِ قوم کی یہ شقاوت تو دیکھئے
بالکل نئی یہ شانِ محبت تو دیکھئے
یہ آلِؑ مصطفےٰؐ سے عداوت تو دیکھئے

(۶۳)
امت کو کس طرح کا تھا یہ غم رسولؐ کا
ایک اِک کو ناگوار تھا گریہ بتولؑ کا
روئی تڑپ تڑپ کے جو وہ غم کی مبتلا
کچھ خاص خاص لوگ تھے جن کو ہوا گِلا
شاید یہ خوف تھا کہیں سُن سُن کے یہ بکا
یاد آ نہ جائے آپؑ سے رشتہ رسولؐ کا

(۶۴)
الزام شوروشین کا رکھ کر بتولؑ پر
رونا حرام کردیا بنتِؑ رسولؐ پر
اللہ اپنے باپ کو بیٹی نہ روسکے
نکلے جو دل سے آہ اُسے دل میں روک لے
ٹیسیں اُٹھیں کلیجے میں لیکن نہ اُف کرے
یہ زخم جس نے کھائے ہوں وہ کس طرح جیئے

(۶۵)
یہ برچھیاں جو ضبط کی دل میں اُتر گئیں
غم سے کلیجہ پھٹ گیا زہراؑ گزر گئیں

بعد از رسولؐ ظلم کی جس پر ہو انتہا
رو رو کے جان دے دے نہ کیوں غم کی مبتلا
ہوتے ہی بند باپ کی آنکھیں غضب ہوا
سب نے نبیؐ سے آپؑ کا رشتہ بھلا دیا
(۶۶) ان کے خلاف وقت کے سارے یزیدؔ ہیں
امت کے ظلم کی یہی پہلی شہید ہیں

پہلے تو ظلم یہ کہ نہ بیٹیؑ پدرؐ کو روئے
اشکوں سے رُخ کی گردِ یتیمی کبھی نہ دھوئے
گُھٹ گُھٹ کے اضطراب میں راتوں کو بھی نہ سوئے
غم کا ہو دل پہ بوجھ تو گُھل گُھل کے جان کھوئے
(۶۷) دل کی بھڑاس نکلے نہ اشکوں کے روپ میں
بے سایہ ہو یتیم مصائب کی دھوپ میں

اس پر یہ ظلم باپ کا ورثہ نہ پا سکے
کچھ فائدہ نہ باغِ فدک سے اُٹھا سکے
خرموں سے اس کے، بھوک نہ اپنی مٹا سکے
بچوں کو پیٹ بھر کے نہ کھانا کھلا سکے
(۶۸) محرومِ ارث کر کے پیمبرؐ کی آلؑ کو
کس نے حرام کردیا حق کے حلال کو

مرنے سے پہلے اور ستم پر ہوا ستم
جس گھر میں اذن لے کے ملک رکھتے تھے قدم
جس پر سلام کرتے تھے آکر شہؐ اُمم
نمرودیوں نے آگ لگادی اُسے بہم
جس میں رسولؐ آتے تھے وہ گھر جلادیا
(۶۹)
جس در سے نور بٹتا تھا وہ در جلادیا

پھر یہ ستم کہ جلتا ہوا در گرادیا
پیچھے تھی جس کے بنتِ شہنشاہِ دوسراؐ
بی بیؑ گریں زمیں پہ تو پہلو پہ در گرا
ضربت شدید، باپ کا غم، وامصیبتا
کس عمر میں ستم کا ہدفِ بے خطا ہوئے
(۷۰)
محسنؑ شکم میں تھے کہ شہیدِ جفا ہوئے

اس ضرب سے شکستہ ہوئیں تین پسلیاں
اس پر یہ صبر بنتِ شہنشاہؐ دو جہاں
اس کی خبر علیؑ کو ہوئی تو، مگر کہاں
میت کو غسل دینے لگے جب شہِ زماںؑ
دیکھا یہ زخم جب تو نبیؐ کو پکار کے
(۷۱)
رویا علیؑ سا شیرِ جری چیخ مار کے

www.emarsiya.com

زندہ یہ چند ماہ رہیں بعدِ مصطفاؐ
آخر یہ غم کہاں تک اُٹھاتیں وہ بے نوا
ایسے ستم کہ جن کی نہ حد تھی نہ انتہا
جن کے لئے خود آپ نے کس کرب سے کہا
(۷۲) میری مصیبتیں مرے حالات کی طرح
دن پر پڑیں تو دن ہوں سیاہ رات کی طرح

جس دن ہوئی طلوع قیامت کی یہ سحر
دُکھتے ہوئے دلوں کو مسلسل تھا جس کا ڈر
آئے حسنؑ حسینؑ جو مسجد سے اپنے گھر
دیکھا تو اماںؑ جان نہ آئیں کہیں نظر
(۷۳) حیرت تھی کیوں مکان یہ سنسان ہوگیا
آباد تھا ابھی، ابھی ویران ہوگیا

اتنے میں پاس آگئیں اسماء جگر فگار
کہنے لگیں. وہ پیار سے بچوں کو کرکے پیار
تیار ہے طعام نہ ہوں آپ بے قرار
منہ ہاتھ دھو کے کھایئے میں آپ پر نثار
(۷۴) سنتے ہی اس کلام کو بیتاب ہوگئے
بچے تڑپ کے ماہیِ بے آب ہوگئے

www.emarsiya.com

بولے حسینؑ آپ نے یہ بات کیا کہی
اس گھر میں آج پڑتی ہے یہ رسم کیوں نئی
خوب آپ جانتی ہیں یہ عادت حسینؑ کی
امّاں بغیر ہم نے تو کھایا نہیں کبھی
(۷۵) جلدی بتائیے کہ وہ گھر سے کہاں گئیں
ہم بھی وہیں کو جائیں گے امّاں جہاں گئیں

اسماء یہ سن کے ہوگئیں کچھ اور بے قرار
آنسو ٹپک پڑے نہ رہا دل پہ اختیار
روئیں گلے لگا کے جو بچوں کو بار بار
تڑپے حسنؑ حسینؑ ہوئے جان و دل فگار
(۷۶) کلثومؑ دوڑیں رو کے کھلے سر غضب ہوا
زینبؑ کے سر سے گر گئی چادر غضب ہوا

چھٹتا ہے ماں کا ساتھ بس اب یا حسنؑ حسینؑ
کلثومؑ، ابھی سے لٹ گیا سب زندگی کا چین
زینبؑ، فراقِ مادرِ ذیجاہ میں یہ بین
ہے اب تو بی بیؑ تا بہ قیامت یہ شور و شین
(۷۷) جاتی ہیں آہ فاطمہؑ دنیائے زشت سے
اب کربلا میں آئیں گی بی بیؑ بہشت سے

www.emarsiya.com

زہراؑ کی بیٹیاں جو ہیں حد درجہ بے قرار
تسکین دے رہے ہیں انہیں شاہِ ذوالفقار
سچ تو یہ ہے کہ دل پہ رہے کیونکر اختیار
ناناؑ کہ رونے کی بھی صدائیں ہیں بار بار
بچّو، ابھی تو پہلی مصیبت یہ آئی ہے
(۷۸) اے شام و کربلا کے اسیرو، دہائی ہے

اُٹھ تو گئیں جہاں سے پدرؑ کی یہ سوگوار
مرنے پہ بھی اُٹھائیں گی لیکن ستم ہزار
جنت میں بھی ملے گا نہ دم بھر انہیں قرار
لاشِ علیؑ پہ خلد سے آئیں گی اشکبار
ٹکڑے دلِ حسنؑ کے چنیں گی یہ طشت سے
(۷۹) بکھرا ہوا حسینؑ سمیٹیں گی دشت سے

دنیا سے خلد کا یہ سفر آخری نہیں
آئیں گی کربلا میں یہ اِک بار بالیقیں
بالوں سے جھاڑ جھاڑ کے یہ دشت کی زمیں
بیٹے کی قتل گاہ سجائیں گی خود وہیں
اِن کی بھی مُہر ہے جو سرِ محضرِ حسینؑ
(۸۰) یہ وقتِ ذبح گود میں لیں گی سرِ حسینؑ

www.emarsiya.com

چن چن کے قتل گاہ سے کانٹے ہٹائیں گی
مقتل سے اپنے لعلؑ کا لاشہ اُٹھائیں گی
کلثومؑ قید ہوں گی تو ہمت بندھائیں گی
زینبؑ کو راہِ شام میں ڈھارس دلائیں گی
اُس کو اماں ملے گی انہیں کی پناہ میں
(۸۱) ناقے سے گر پڑے گی سکینہؑ جو راہ میں

ساحرؔ جہاں بھی ہوگی عزائے شہِؑ اُمم
اُس مجلسِ حسینؑ میں ہوں گی شریکِ غم
آنسو گریں گے آنکھ سے شہؑ پر جو دم بہ دم
رومال میں سمیٹیں گی اُن سب کو یہ بہم
لوگو، یہاں بھی خلد سے تشریف لائی ہیں
(۸۲) پرسہ تو دو، حسینؑ کے پرسے کو آئی ہیں